کے باہر کام کرنے کے ساتھ ساتھ واجب ہے۔ اس لیے اگر وہ ترجمان القرآن پڑھنے پر آمادہ نہ ہوں تو گفتگو میں اس کے کسی اچھے مضمون کا خلاصہ بیان کر دیجیے۔ کبھی قرآن کریم کی کسی آیت کی تشریح تفہیم القرآن کی مدد سے بغیر یہ بتائے کہ کون یہ کہتا ہے' ان کے سامنے رکھیے۔ اگر کسی اجتماع سے آپ کوئی بات سمجھ کر آئے ہیں تو اسی موضوع پر کسی مناسب موقع پر والدہ سے بات کیجیے اور ان سے اس کا حل پوچھیے اور پھر عاجزانہ رائے کے طور پر جو آپ نے خود مطالعہ کیا ہو یا کسی سے سمجھا ہو' انھیں بتائیے۔ اور اس پورے کام کو دعوتی کام ہی سمجھیے۔ ساتھ میں اللہ تعالیٰ سے دعا لازماً کیجیے۔ ہمارے قلوب اسی کی گرفت میں ہیں' وہی دین کے لیے سینہ کو کشادہ کرتا ہے' وہی راہ راست دکھاتا ہے اور وہی راہ راست پر قائم رکھتا ہے۔ فنعم المولٰی ونعم النصیر۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

## مصنوعی بالوں کی پیوند کاری

س: آج کل بالوں کی پیوند کاری ہو رہی ہے' یعنی جلد میں آپریشن کے ذریعے مصنوعی بال لگائے جاتے ہیں۔ ایک جھلی پر بال (مصنوعی) چپکا کر جھلی سر پر جہاں بال نہ ہوں چپکا دی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں بال ہمہ وقت موجود رہتے ہیں۔ کیا غسل اور وضو اس صورت میں ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کا جسم و جان امانت کے طور پر عطا کیا ہے۔ اس امانت کا حق اس طریقے سے ادا کیا جا سکتا ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے مطابق استعمال کیا جائے۔ لہٰذا ترک و اختیار میں شریعت سے انحراف اس امانت کا ناجائز تصرف ہوگا۔

۱- بالوں کی پیوند کاری تغیر فی خلق اللہ کے زمرے میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی اور غیر فطری کاموں سے منع کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ لا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الروم ۳۰:۳۰)

اس فطرت پر قائم ہو جاؤ جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی' یہی بالکل درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث جو حدیث کی معتبر ترین کتب میں مذکور ہیں' ان میں آپ نے صریح الفاظ میں اس مصنوعی فعل سے منع فرمایا ہے۔ حدیث میں آتا ہے: ''لعن الواصلة والمستوصلة

والواشمة والمستوشمة (مسلم' عن ابن عمر' کتاب اللباس' ترمذی' ابواب الادب' ابوداؤد' کتاب الترجل)۔ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والیوں اور جڑوانے والوں پر لعنت فرمائی''۔ البتہ انسانی بالوں کے علاوہ کسی دوسری چیز سے بنے ہوئے مصنوعی بال جوڑنے کی گنجایش موجود ہے۔ آپ نے جس صورت کے بارے میں سوال کیا ہے اگر اس میں جھلی اور بال کسی درخت وغیرہ سے بنائے گئے ہیں تو ان کا استعمال جائز شمار ہوگا۔ ایسی صورت میں غسل میں جہاں تک پانی پہنچایا جاسکتا ہو پہنچایا جائے۔ فتاویٰ عالم گیری میں ہے کہ ''عورت کے لیے اس میں حرج کی بات نہیں ہے کہ وہ اپنے بالوں کی مینڈیوں میں پشم کی کوئی چیز جوڑے''۔ (الفتاویٰ الھندیة' کتاب الکراھیة' الباب التاسع عشر' ج ۴' ص ۱۱۳)

اصطلاح میں غسل کے معنی بدن کو دھونا ہے اور اس کا اطلاق بدن کے ظاہر اور باطن پر ہوتا ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ جس میں پانی کا پہنچانا ناممکن یا مشکل ہو جیسا کہ بحرالرائق میں ہے: ''غسل سوائے کسی تکلیف کے حتی الوسع تمام جسم پر پانی بہانا ہے''۔

اس لیے جو مصنوعی غیر انسانی بال سرجری کے لیے سر میں پیوست ہو چکے ہیں اور جسم کا حصہ بن چکے ہیں' اگر غسل کی صورت میں پانی سر تک نہیں پہنچتا بلکہ مصنوعی جھلی تک پہنچتا ہے تو غسل یا وضو ہو جائے گا۔ البتہ جن بالوں کو سر سے جدا کیا جاسکتا ہے ان کو غسل کے وقت جسم سے جدا کیا جائے اور سر تک پانی پہنچایا جائے' اس کے بغیر غسل یا وضو نہ ہوگا۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

## وی سی آر اور ڈش انٹینا کا کاروبار

س: میں ایک دکان میں بطور ملازم کام کرتا ہوں۔ دکان کا کاروبار ٹی وی' وی سی آر' ٹیپ ریکارڈر اور ریڈیو کے پرزوں پر مشتمل ہے۔ بعض مقامی علما اس کاروبار کو جائز نہیں سمجھتے۔ کچھ دوست بھی نکتہ چینی کرتے ہیں۔

ج: ٹی وی' ریڈیو' وی سی آر' ڈش انٹینا اور وڈیو وغیرہ جدید زمانے کے ذرائع ہیں۔ یہ جدید آلات ہیں۔ ان سے قرآن پاک کی تلاوت اور دیگر اسلامی پروگرام بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس لیے اس شعبہ میں کام کرنا برا نہیں۔ اس وقت اقتدار لادینوں کے پاس ہے اور وہ ان آلات کے ذریعے بے حیائی اور فحاشی و عریانی کی ترویج و اشاعت کا کام کرتے ہیں۔ وہ اس کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ اس لیے کاروبار محض اس وجہ سے حرام نہیں ہوگا کہ یہ آلات فحاشی پھیلانے کے ذرائع ہیں۔ آپ اگر ان آلات کی مرمت کا کام کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جس طرح ایک دکان دار چھری' چاقو اور اسلحہ فروخت کرتا ہے تو یہ جائز کاروبار